



کف ثوب

یعنی

کیڑے موڑ کر نماز پڑھنے کا حکم

احادیث مبارکہ اور اقوال ائمہ کی روشنی میں

مصنف

نبیرہ صدر الشریعہ حضرت علامہ مولانا مفتی

عطاء المصطفیٰ اعظمی
دامت برکاتہم القدسیہ
مدرس دارالعلوم امجدیہ

اعظمی پبلشرز

ناشر

دارالعلوم صادق الاسلام

10/483 لیاقت آباد کراچی فون 021-4923804

تقریظ جلیل

ممتاز الفقہاء فاتح افریقہ حضور محدث کبیر حضرت علامہ مولانا مفتی ضیاء المصطفیٰ اعظمی دامت برکاتہم العالیہ
شیخ الحدیث و رئیس دارالافتاء طیبۃ العلماء جامعہ امجدیہ رضویہ گھوسی ضلع منوانڈیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عزیز گرامی قدر مولانا مفتی عطاء المصطفیٰ اعظمی سلمہ کا رسالہ جو کپڑوں کے کف و لف اور تشمیر ازار سے ایک فتویٰ شرعی سے
اس کا مطالعہ کیا اسے درست اور جامع پایا۔ نماز میں ایسی وضع جو شرعاً یا عرفاً خلاف ادب ہو یا جس سے لا ابالی پن ظاہر ہوتا ہو
وہ نماز میں مکروہ ہے اسی بنا پر صحابہ کرام علیہم الرضوان اس وضع سے لوگوں کو منع فرماتے تھے بلکہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
کف ثوب اور کف شعر سے منع فرمایا اور حکم منع کو امر الہی بتایا۔ یہیں سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ قمیص کو پتلون میں گھر سلینا بھی
کراہت سے خالی نہیں کیوں کہ اس میں بھی دامن کو لٹکنے سے روکنا ہے جو تشمیر ہے یہ ربّ قدیر عامۃ المسلمین کو آداب بارگاہ کی
رعایت کے ساتھ ادائے صلوٰۃ کی توفیق بخشے اور مفتی عطاء المصطفیٰ کو جزائے خیر سے نوازے۔ آمین

فقیر ضیاء المصطفیٰ اعظمی غفرلہ

۷ / صفر المظفر ۱۴۲۸ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّهِ وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ بسا اوقات شلواری لمبی ہو جاتی ہے تو بعض افراد کہتے ہیں اوپر سے گھر س لی جائے یا نیچے سے پانچوں کو موڑ دیا جائے جبکہ بعض کا کہنا ہے کہ مذکورہ دونوں صورتوں میں نماز مکروہ تحریمی واجب الاعداد ہوتی ہے۔ لہذا اس مسئلہ کا صحیح حل احادیث و فقہ کی روشنی میں بالتفصیل مع حوالہ جات کتب تحریر فرما کر عند اللہ ماجور ہوں اور عوام کی مشکل کو دور فرمائیں۔

سائل..... محمد احترام الدین

سی، پی، برار سوسائٹی کراچی

باسمہ تعالیٰ

الجواب بعون الملک الوہاب..... مذکورہ بالا سوال کی دو صورتیں ہیں: (۱) ایک کپڑے کا ٹخنے کے نیچے تک لٹکانا جس کو فقہ کی اصطلاح میں اسبال کہتے ہیں اور (۲) دوسری صورت کپڑے کا چڑھانا، نیچے کی طرف سے گھر سنایا پانچوں کی طرف موڑنا وغیرہ اسی طرح آستین بھی آدھی کلائی سے زیادہ چڑھانا جس کو فقہ کی اصطلاح میں کف ثوب کہتے ہیں حدیث اور فقہ کی رو سے یہ دونوں مکروہ تحریمی ہیں پہلی تکبر کے طور پر ہو تو مکروہ تحریمی ہے اور دوسری مطلقاً مکروہ تحریمی ہے جسے دُرست کر کے دوبارہ نماز ادا کرنا واجب ہے۔ حوالے سے پہلے چند تمہیدی کلمات ذہن نشین کر لیں۔ جب آپ نماز کا ارادہ کرتے ہیں گویا بارگاہ ربوبیت میں حاضر ہو رہے ہیں کہ جس بارگاہ سے بڑھ کر کوئی اور بارگاہ نہیں۔ اس لئے اس بارگاہ میں انتہائی ادب کے ساتھ آنا چاہئے یوں نہیں کہ معلوم ہو کوئی گنوار آرہا ہے۔ وہ ادب یہی ہے کہ لباس مناسب طریقہ سے پہنا ہوا ہے۔ اس کو ایک موٹی مثال سے یوں سمجھیں کہ آپ کسی افسر کی خدمت میں جاتے ہیں تو پہلے اپنے آپ کو ہر طرح سے درست اور ٹھیک ٹھاک کرتے ہیں اپنے بدن کو ہر طریقے سے سجاتے ہیں۔ آستین چڑھی ہوتی ہے تو سیدھی کر لیتے ہیں اور پانچے وغیرہ درست کرتے ہیں اور اگر شلواری کا ایک پانچا اوپر کو جا رہا ہو اور دوسرا نیچے کو تو اسے بھی ٹھیک کر لیتے ہیں۔ تو جب ایک دنیا کی بڑی بارگاہ کیلئے اس قدر اہتمام کرتے ہیں تو جو ساری بارگاہوں سے اونچی بارگاہ ہے اس بارگاہ میں جا رہے ہیں تو اس سے زیادہ اہتمام ہونا چاہئے نہ کہ اس کے برخلاف بلکہ اس وقت کمال عاجزی اور انکساری ہونی چاہئے کیوں کہ اللہ کے محبوب، سرکار کائنات، دونوں عالم کے مالک و مختار، محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں..... **أَعْبِدِ اللّٰهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُن تَرَاهُ، فَإِنَّهُ يَرَاكَ** تم اللہ تبارک و تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو کہ گویا تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھتے تو بے شک وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔

اور خود رب تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے **وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ** اور اللہ کے حضور ادب سے کھڑے رہو۔ غرض آپ کی جو یہ حالت ہوتی ہے کہ ایک طرف کا پانچا اوپر ہوتا ہے اور دوسرا نیچے ہوتا ہے۔ کپڑوں میں شکن بھی ظاہر ہوتی ہے جسے آپ عام حالت میں بالکل پسند نہیں کرتے اور دوسری بات یہ کہ اتنی لمبی شلوار وغیرہ سلوانی ہی نہیں چاہئے کہ ٹخنے سے نیچے ہے کیوں کہ یہ صرف نماز کی حالت میں خرابی نہیں بلکہ عام حالت میں بھی اتنی ہی خرابی ہوتی ہے جتنی نماز کی حالت میں ہے۔ کیوں کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جوارشاد فرمایا وہ ہر حالت کو شامل ہے خواہ نماز میں ہو یا غیر نماز میں۔

کپڑا ٹخنے سے نیچے کرنے کا وبال

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

۱..... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْأَزَارِ فَفِي النَّارِ (بخاری شریف، ج ۲ ص ۸۶۰) کپڑے کا جو حصہ ٹخنے سے نیچے ہوگا وہ حصہ جہنم میں ہوگا۔

۲..... عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يَكْلَمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَزَكِيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ قُلْتُ مَنْ هُمْ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَدْ خَابُوا وَخَسِرُوا فَأَعَادَهَا ثَلَاثًا قُلْتُ مَنْ هُمْ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَابُوا وَخَسِرُوا قَالَ الْمَسْبِلُ وَالْمَنَانُ وَالْمَنْفَقُ سَلْعَةٌ بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ أَوِ الْفَاجِرِ (البوداؤد، ج ۲ ص ۵۶۵) حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تین قسم کے لوگوں سے کلام نہ فرمائے گا اور نہ اسکی طرف نظرِ رحمت فرمائے گا اور نہ انہیں ستھرا فرمائے گا اور ان کیلئے دردناک عذاب ہے میں (ابو ذر) نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! وہ کون لوگ ہیں؟ بے شک وہ لوگ محروم و خاسر ہیں تین بار فرمایا میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! کون لوگ خائب و خاسر ہیں؟ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کپڑا ٹخنے کے نیچے لٹکانے والے اور احسان جتلانے والے اور اپنے سامان جھوٹی قسم کھا کر بیچنے والے یا بدکار فاسق۔

۳..... عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ جَزْأِ زَارِهِ بَطْرًا (بخاری شریف، ج ۲ ص ۸۶۱) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا جو تکبر سے اپنی ازار زمین پر گھسیٹے (اتنا بچا کر لے کہ زمین سے لگے یا ٹخنے سے نیچے ہو۔)

۴..... سمعت عبد اللہ بن عمر يقول قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من جر ثوبہ، مخيلة لم ينظر اللہ يوم القيامة لمحارب اذكر ازاره قال ما خص ازاراً ولا قميصاً (بخاری شریف، ج ۲ ص ۸۶۱) سیدنا شعبہ محارب سے اور وہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو تکبر کے طور پر کپڑا گھسیٹے گا اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظرِ رحمت نہ فرمائے گا تو میں نے محارب سے پوچھا کہ کیا ازار کا ذکر فرمایا تو محارب نے کہا کہ نہ ازار کا ذکر فرمایا نہ قمیص کا۔ اس حدیث سے واضح ہو گیا کہ ہر کپڑا خواہ وہ جبہ ہو یا شلوار جو ٹخنے سے نیچے ہوگا اس کی طرف اللہ تعالیٰ نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا۔

۵..... عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال بينما رجل يجر ازاره خسف به فهو يتجلل في الارض الى يوم القيامة (بخاری شریف، ج ۲ ص ۸۶۱) عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص اتراتے ہوئے تہبند گھیٹ رہا تھا زمین میں دھنسا دیا گیا اب وہ قیامت تک زمین میں دھنستا ہی چلا جائے گا۔

۶..... عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال من جر ثوبه خيلاء لم ينظر اللہ اليه يوم القيامة قال ابو بكر الصديق يا رسول اللہ ان احد شقى ازارى يسترخى الا ان اتعاهد ذلك منه فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لست ممن يصنعه خيلاء (بخاری شریف، ج ۲ ص ۸۶۰) سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنا کپڑا تکبر سے نیچا کرے گا اللہ تبارک و تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا۔

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس فرمانِ عالیشان کو سنتے ہی عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! میرا تہبند تو نیچے لٹک جاتا ہے مگر اس وقت کہ میں اس کا خاص خیال رکھوں (ان کے شکم پر تہبند رکتا نہیں تھا سرک جاتا تھا) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تم ان میں سے نہیں جو تکبر کے طور پر لٹکاتے ہیں یعنی یہ وعید ان کیلئے ہے جو قصدِ تکبر کی نیت سے تہبند و شلوار وغیرہ ہانپتی رکھتے ہیں۔ اس حدیث سے واضح ہو گیا کہ اسبال (کپڑے ٹخنے سے نیچے لٹکانا) کی دو صورتیں ہیں..... (۱) بطور تکبر (۲) بغیر تکبر۔ بصورتِ اول جو کہ حرام ہے اس میں نمازِ مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوتی ہے اور دوسری صورت مکروہ تنزیہی بلکہ خلافِ اولیٰ ہے۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ فعل ازارہ تکبر نہ تھا کیونکہ ان کے شکم مبارک کی وجہ سے ازار نیچے سرک جاتا تھا۔ اسی وجہ سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا **لست ممن يصنعه** اے ابو بکر! تم تکبر اُکپڑا نیچے کرنے والے نہیں ہو۔ یہ اسبال (کپڑا ٹخنے سے نیچا کرنا) تہبند، قمیص، شلوار اور عمامہ سب میں ہے حدیث میں ہے۔

۷..... عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال الاسبال فی الازار والقميص والعمامة من جرّمنها شیئا خیلاء لم ینظر اللہ الیہ یوم القیامة (البوداؤد، ج ۲ ص ۵۶۶، نسائی، ابن ماجہ) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اسبال تہبند قمیص اور عمامہ سب میں ہے جو شخص تہبند، شلوار، قمیص، عمامہ میں کچھ بھی تکبر کے طور پر ٹخنے سے نیچے کرے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا۔

۸..... عن ابن مسعود قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول من اسبل ازارہ فی صلاتہ خیلاء فلیس من اللہ جل ذکرہ فی حل ولا حرام (البوداؤد، ج ۱ ص ۳۹) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نماز میں تکبر کے طور پر تہبند کو لٹکائے اسے اللہ تعالیٰ کی رحمت نہ حل میں ہے اور نہ حرم میں۔

۹..... عن ابی ہریرۃ قال بینما رجل یصلی مسبلا ازارہ اذ قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذهب فتوضا فذهب فتوضا ثم جاء ثم قال اذهب فتوضا فذهب فتوضا ثم جاء فقال لہ رجل یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مالک امرتہ ان يتوضا قال انه کان یصلی و هو مسبل ازارہ و ان اللہ جل ذکرہ لا یقبل صلاة رجل مسبل ازارہ (البوداؤد، ج ۱ ص ۹۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک صاحب تہبند لٹکائے نماز پڑھ رہے تھے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جاؤ وضو کرو وہ گئے اور وضو کر کے واپس آئے کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! کیا ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے وضو کا حکم دیا ارشاد فرمایا وہ تہبند لٹکائے نماز پڑھ رہا تھا اور بے شک اللہ تعالیٰ اس شخص کی نماز قبول نہیں فرماتا جو تہبند لٹکائے ہوئے نماز ادا کرے۔ یعنی تہبند اتنا نیچے ہو کہ ٹخنے چھپ جائیں اور وضو کا حکم اس لئے دیا کہ انہیں معلوم ہو جائے کہ یہ معصیت ہے اور وضو اس کا کفارہ اور گناہ کے اسباب کو زائل کرنے والا ہے۔ (لمعات شیخ محدث دہلوی) واضح رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر یہ نہیں فرمایا کہ اوپر یا نیچے موڑ لو۔ الغرض پائینچوں کا ٹخنے کے نیچے ہونا اگر تکبر کی نیت سے ہو تو حرام ہے اور وہ حصہ بدن جہنم کی آگ سے نہ بچ سکے گا اور اس میں نماز کروہ تحریمی بھی ہوگی اور اگر تکبر کی نیت سے نہیں تو مستحق عذاب و عتاب نہیں اور نماز بھی مکروہ تنزیہی بلکہ خلاف اولیٰ ہے۔

کپڑا موڑنے کا حکم

اب تک تو پہلی قسم یعنی اِسبال کا حکم تھا اب دوسری قسم یعنی کفِ ثوب کا حکم ملاحظہ کریں اس کا لغوی معنی کپڑا موڑنا، جمع کرنا، ضم کرنا، ملانا کے ہیں **کَمَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى اَلَمْ نَجْعَلِ اِلْاَرْضَ كَفَاتَا اَلْكَفَاةِ بِمَعْنَى الْكَفِ** (یعنی، ج ۶ ص ۹۰) لیکن اصطلاح شرح میں کپڑے کا موڑنا اور سجدہ میں جاتے وقت اپنے کپڑے کو اوپر کی طرف کھینچنا کے ہیں۔ یہ فعل (کپڑے کا موڑنا) کپڑے کا ٹخنوں کے نیچے بغیر تکبر کی نیت ہونے سے زیادہ قبیح و نقصان دہ ہے کہ پہلی صورت میں یعنی کپڑا بغیر تکبر کی نیت کے ٹخنے سے نیچے رہنے میں مکروہِ تنزیہی یا خلافِ اولیٰ ہوگی اور کفِ ثوب کی صورت میں خواہ نیفے یا پانچے کی طرف سے موڑے اور اسی طرح آدھی کلائی سے زیادہ آستین وغیرہ موڑنے یا دامن سمیٹ کر نماز پڑھنا مکروہِ تحریمی واجب الاعدادہ ہے کیونکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کفِ ثوب کے سلسلے میں مطلق ارشاد فرمایا کسی قسم کی وجہ ارشاد نہیں فرمائی بخلاف اِسبال کے کہ وہاں مکروہِ تحریمی ہونے کی وجہ بھی ارشاد فرمائی کہ اگر **خِيْلَاءَ** یعنی تکبر کی نیت سے ہو تو نماز مکروہِ تحریمی واجب الاعدادہ اور وہ حصہ جہنم میں ہوگا۔

کپڑا نیچے سے موڑنا اور اوپر سے گھرسنا

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد کی روشنی میں

اس سے قبل نو حدیثیں ذکر کی جا چکی ہیں۔ مزید ملاحظہ فرمائیں۔ امام بخاری نے بخاری شریف میں خاص اسی مسئلہ کیلئے ایک باب باب لا یكف ثوبه فی الصلوة کے عنوان سے مقرر فرمایا، امام بخاری نے اس باب کے تحت ایک حدیث نقل فرمائی۔

۱..... عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وقال امرت ان اسجد علی سبعة اعظم لا اکف شعراً ولا ثوباً (بخاری ج ۱ ص ۱۱۳، مسلم، ج ۱ ص ۱۹۳، الترمذی، ج ۱ ص ۶۶) وقال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مجھے حکم ہوا کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کروں (منہ اور دونوں ہاتھوں اور دونوں گھٹنے اور دونوں پنچے) اور یہ حکم ہوا کہ کپڑے اور بال نہ موڑوں۔ اور سیدنا ابو عیسیٰ ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اس حدیث کے تحت اپنے وقت کے عظیم المرتبت محدث شارح بخاری علامہ بدر الدین عینی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں:-

وَعِنْدَ ابْنِ دَاوُدَ بِسَنَدٍ جَيِّدٍ رَأَى أَبُو رَافِعٍ الْكَسَنَ بَنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَصْلِي وَ قَدْ غَرَّ ضَفِيرَتَهُ فِي قَفَاهُ فَحَلَّاهَا وَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَلِكَ كَفَلَ الشَّيْطَانُ أَوْ قَالَ مَقْعَدَ الشَّيْطَانِ يَعْنِي مَغْرَرَ ضَفِيرَتِهِ وَفِي الْمَعْرِفَةِ رَوَيْنَا فِي الْحَدِيثِ الثَّابِتِ (عن ابن عباس انه رأى عبد الله بن الحارث يصلي ورأسه معقوص من وراءه فقام وراءه فجعل يحله وقال سمعت النبي صلى الله تعالى عليه وسلم انما مثل هذا كمثل الذي يصلي وهو مكتوف) فدل الحديث على كراهة الصلاة وهو معقوص الشعر ولو عقصه وهو في الصلاة فسدت صلاته والعقص ان يجمع شعره على وسط رأسه ويشده بخيط او بصمغ ليتلبد واتفق الجمهور من العلماء ان النهي لكل من يصلي كذلك سواء تعمده للصلوة او كان كذلك قبلها لمعنى آخر (ابوداؤد، ج ۱ ص ۹۴)

ابوداؤد کے نزدیک کفِ ثوب کے مکروہ تحریمی ہونے میں بہت بہترین سند سے ایک روایت ہے وہ یہ ہے کہ حضرت ابو رافع صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ اپنی زلفوں کو اپنی گردن پر جوڑا بنائے ہوئے نماز ادا کر رہے ہیں تو ابو رافع نے اسے کھول دیا اور فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ یہ جوڑا شیطان کی مقعد ہے اور معرفہ میں ہم نے صحیح حدیث بیان کی جو عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے عبد اللہ بن حارث کو دیکھا کہ وہ اپنے بال کا جوڑا بنائے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں تو عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما جوڑا کھولنے لگے اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ یہ شیطان کی مقعد (نشست گاہ) ہے پس یہ حدیث اس حالت میں نماز پڑھنے کی کراہت پر دلالت کرتی ہے اور اگر یہ کام نماز کے اندر کیا جائے تو نماز فاسد ہو جائیگی اور عقص کے معنی یہ ہیں کہ اپنے کپڑے کو ایک جگہ جمع کر کے دھاگے سے باندھ دیا جائے یا گوند سے چپکا دیا جائے۔ علمائے جمہور کا اتفاق ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا منع فرمانا ہر اس نمازی کیلئے ہے جو اس طرح نماز پڑھے خواہ وہ جان بوجھ کر نماز ہی کیلئے ایسا کرے یا پہلے ہی ایسا کئے ہوئے ہو۔ پس اس حدیث سے واضح ہو گیا کہ کفِ ثوب اور کفِ شعر دونوں سے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوتی ہے۔

اقوال فقہاء و صالحین کرام

انہیں احادیث کریمہ کی روشنی میں تمام فقہائے کرام نے کفِ ثوب، کفِ شعر اور اسبال مع تکبیر (کپڑا بہ نیت تکبیر ٹخنے سے نیچے لگانا) کو مکروہ تحریمی فرمایا ہے جس سے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوتی ہے۔

۱..... در مختار میں ہے **و کرہ کفہ ای رفعہ ولو لقراب کمشمر کم او ذیل** اور کفِ ثوب مکروہ ہے یعنی کپڑے کا اٹھانا اگرچہ مٹی سے بچانے کیلئے ہو جیسے آستین اور دامن موڑنا اور اسکے تحت علامہ ابن عابدین شامی تحریر فرماتے ہیں **ای کمالو دخل فی الصلوة وهو مشمر کمہ او ذیلہ و اشار بذلك الی ان الکراهة لا تختص بالکف و هو فی الصلوة (ج ۱ ص ۵۹۸)** یعنی اگر ایسی حالت میں نماز میں داخل ہوا کہ اس کی آستین یا اس کا دامن موڑا ہوا تھا جب بھی مکروہ ہے اور اس قول سے اس بات کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے کہ یہ موڑنا حالتِ نماز کے ساتھ ہی مخصوص نہیں خواہ نماز شروع کرنے سے پہلے یا دورانِ نماز ہو سب صورتوں میں مکروہ ہے یعنی یہ موڑنا نماز کے ساتھ مخصوص نہیں ہے بیرونِ نماز بھی مکروہ ہے اگرچہ بیرونِ نماز کی کراہت اتنی شدید نہیں۔

۲..... جوہرہ نیرہ میں ہے، **ولا یکف ثوبہ و هو ان یرفعہ من بین یدیه او من خلفہ اذا اراد السجود قال علیہ السلام امرت ان اسجد علی سبعة اعظم لا اکف ثوبا و لا اعقص شعراً (ج ۱ ص ۸۱)** اور اپنے کپڑے کو نہ موڑے اور کفِ ثوب یہ ہے کہ سجدہ کرتے وقت اپنے سامنے سے یا پیچھے سے اپنا کپڑا اٹھائے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے حکم ہوا کہ میں سات ہڈیوں پر سجدہ کروں کپڑے اور بال کو نہ سمیٹوں۔

۳..... صغیری شرح منیۃ المصلیٰ میں ہے، **ویکرہ ان یلف ثوبہ و هو فی الصلوة بعمل قليل بان یرفعہ من بین یدیه او من خلفہ عند السجود او یدخل فیہا و هو مکوف کما اذا دخل و هو مشمر الکم و الذیل او ان یرفعہ کیلا یتقرب (ص ۱۸۹)** نماز کی حالت میں تھوڑے عمل سے اپنا کپڑا الپیٹے اس طرح کہ اپنے سامنے یا پیچھے سے سجدہ کرتے وقت اٹھائے یا کپڑا الپیٹے ہوئے نماز شروع کرے مثلاً آستین موڑے ہوئے یا مٹی سے بچانے کیلئے کپڑا اٹھائے یہ سب مکروہ ہے۔

۴..... عالمگیری میں ہے، **یکره للمصلی ان یعبث بثوبه او لحیتہ او جسده و ان یکف ثوبه بان یرفع ثوبه من بین یدیه او من خلفه اذا اراد السجود کذا فی معراج الدراي (ج ۱ ص ۱۰۵)** نمازی کو اپنے کپڑے یا داڑھی یا بدن سے کھینا مکروہ ہے اور کپڑے کو سمیٹنا بھی مکروہ ہے اس طرح کہ سجدہ میں جاتے وقت اپنے سامنے یا پیچھے سے اپنا کپڑا اٹھائے اسی طرح معراج الدرايہ میں ہے۔ اس سے واضح ہو گیا کہ کپڑا سمیٹنا خواہ نماز میں سجدہ میں جاتے وقت اپنے سامنے یا پیچھے کا کپڑا سمیٹنے یا نماز میں اس طرح داخل ہوا کہ اس کا دامن یا آستین مڑی ہوئی تھی یا مٹی سے بچانے کی غرض سے اٹھائے سب مکروہ ہے اور فقہائے کرام مطلقاً مکروہ بول کر مکروہ تحریمی مراد لیتے ہیں۔

۵..... ہدایہ اور تبیین الحقائق میں ہے، **ولا یکف ثوبه لانه نوع تجبر (ہدایہ، ج ۱ ص ۱۰۱، تبیین، ج ۱ ص ۱۶۳)** اپنے کپڑے کو نہ سمیٹے کیونکہ یہ غرور و تکبر کی ایک قسم ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے **قوموا للہ فانتمین** اللہ کے حضور ادب اور عاجزی سے کھڑے ہو۔ ان احادیث مبارکہ اور فقہ کی عبارتوں سے تمام مسلمانوں کو عبرت حاصل کرنی چاہئے اور اپنی نمازوں کو ضائع ہونے سے بچانا چاہئے اور جو نمازیں اس کیفیت کے ساتھ ادا کی گئیں سب کو دوبارہ ادا کریں اور نام نہاد مسلمانوں اور مفتیوں اور مولویوں کیلئے بھی عبرت کا عظیم مقام ہے اور خواہ مخواہ انا کا مسئلہ نہیں بنانا چاہئے۔ تمام ائمہ مساجد سے درخواست ہے کہ اس پر خود بھی عمل کریں اور اپنے مقتدیوں کو بھی عمل کی تلقین فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

اعتراضات

سوال ۱..... اگر آستین آدھی کلائی سے کم مڑی ہو تو نماز مکروہ تنزیہی ہوتی ہے اور آدھی کلائی یا زائد مڑی ہو تو مکروہ تحریمی حالانکہ مطلقاً کفِ ثوب سے نماز مکروہ تحریمی ہونی چاہئے۔

جواب..... بظاہر تو مطلقاً آستین موڑنا کفِ ثوب ہے جس سے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوتی مگر علامہ ابن عابدین شامی نے یہ تفصیل بیان فرمائی ہے کہ نصف کلائی سے کم ہو تو نماز مکروہ تنزیہی ہوتی ہے اور نصف سے زائد آستین مڑی ہو تو نماز مکروہ تحریمی ہوتی ہے علامہ شامی نے اس کی وجہ یہ بتائی کہ عام طور پر وضو کرنے کے بعد بے توجہی و لاپرواہی کی وجہ سے آستین تھوڑی مڑی رہ جاتی ہے لہذا ابتلائے عام (عموم بلوی) کی وجہ سے کراہت میں تخفیف ہے۔

سوال ۲..... عقص کے معنی بالوں یا کپڑوں کو سمیٹ کر یا اکٹھا کر کے کسی چیز سے باندھنا جبکہ موڑنے اور گھرنے میں یہ بات نہیں ہوتی لہذا اس میں کف نہیں ہونا چاہئے۔

جواب..... ادنیٰ سی عقل رکھنے والا آدمی بھی جانتا ہے کہ باندھنے کا مقصد کیا ہوتا ہے یہی ہوتا ہے کہ کسی بھی طریقے سے کپڑوں یا بالوں کو لٹکنے سے روکا جائے تو یہاں بھی ازار بند کے ذریعے لٹکتے ہوئے کپڑے کو روکتے ہیں اور پانچ کف وغیرہ کی وجہ سے رُک جاتے ہیں۔

سوال ۳..... بعض علماء و عوام اس بات کے قائل ہیں کہ یہ امر اگر نماز کی حالت (اندرون نماز) میں کیا جائے تو نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوگی۔

جواب..... اس قسم کا قول کرنے والے سخت غلطی پر ہیں اور عوام الناس کو گمراہی میں مبتلا کرنا ہے بخاری شریف کی مذکورہ حدیث کے تحت علامہ بدرالدین عینی عمدة القاری میں تحریر فرماتے ہیں، **فان الجمهور كرهوا ذلك للمصلی سواء فعله فی الصلوة او قبل ان يدخل فیها و عن الحسن البصری وجوب الاعادة فیہ (ج۶ ص ۹۱)** جمہور علماء نے کفِ ثوب و شعر کو مکروہ تحریمی قرار دیا ہے خواہ یہ عمل اس کا نماز کے اندر ہو یا نماز شروع کرنے سے پہلے۔ حضرت امام بصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس طرح نماز ادا کرنے میں دوبارہ پڑھنا لازم و ضروری ہو جاتا ہے۔ بلکہ اس کے کچھ بعد تحریر فرماتے ہیں، **فدل الحديث علی كراهة الصلوة وهو معقوص الشعر ولو عقصه و هو فی الصلوة فسدت صلاته والعقص ان یجمع شعره علی وسط راسه و یشده بخیط او بصمغ لیتلبد (ج۶ ص ۹۱)** پس یہ حدیث کپڑا یا بال موڑ کر نماز پڑھنے کی کراہت پر دلالت کر رہی ہے اور اگر یہ کام نماز کے اندر کرے گا تو یہ عمل کثیر کی وجہ سے نماز فاسد ہو جائے گی۔ عقص کے معنی اپنے کپڑوں یا بالوں کو ایک جگہ جمع کر کے دھاگے سے باندھنا یا گوند سے چپکانا کے ہیں۔ اس کے علاوہ بہت سی فقہی عبارتیں اور حدیثیں پہلے بھی ذکر ہو چکی ہیں جو اس کے کفِ ثوب ہونے پر واضح طور پر دلالت کر رہی ہیں۔ طوالت کی وجہ سے مزید ذکر کی حاجت نہیں۔

﴿تَمَّتْ بِالْخَيْرِ﴾ بِتَوْفِيقِ اللَّهِ تَعَالَى وَعَوْنِهِ

عطاء المصطفیٰ اعظمی

مدرس و خادم دارالافتاء دارالعلوم امجدیہ عالمگیر روڈ کراچی نمبر ۵